روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10
الفضل
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
قائمقام ایڈیٹر : فخر الحق شمس
ہفتہ 24/اکتوبر 2009ء 4 ذیقعد 1430 ہجری 24 اخاء 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 241

قیامت کی تیاری

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا قیامت کب آئے گی۔ آپؐ نے فرمایا تو نے اس کیلئے کیا تیاری کی ہے۔ اس نے کہا میں نے کثرت سے نماز روزہ اور صدقہ کے ذریعہ تو کوئی تیاری نہیں کی۔ البتہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا:۔

تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب علامۃ حب اللہ حدیث نمبر:5705)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اہل جماعت غور سے سنیں اور اس بات کو سمجھیں کہ دونوں قسم کی تکالیف خدا تعالیٰ نے تمہارے واسطے رکھی ہیں۔ اول تکالیف شرعی ہیں ان کی برداشت کرو۔ دوسری تکالیف قضا وقدر کی ہیں۔ اکثر انسان شرعی تکالیف کو کسی نہ کسی طرح ٹال دیتے ہیں اور ان کو پورے طور سے ادا نہیں کرتے۔ مگر قضا وقدر سے کون بھاگ سکتا ہے۔ اس میں انسان کا اختیار نہیں۔

یاد رکھو۔ انسان کے واسطے یہی ایک عالم نہیں بلکہ اس کے بعد ایک اور عالم ہے۔ یہ تو ایک بہت ہی مختصر زندگی ہے کوئی پچاس ساٹھ سال کی عمر میں مر گیا۔ کسی نے دس بارہ سال اور گزار لئے۔ اس جگہ کی مصائب کا خاتمہ تو موت کے ساتھ ہو جاتا ہے مگر اس عالم کا خاتمہ نہیں۔ جب قیامت برحق ہے اور وہ ایمان کا لازمہ ہے تو اس چند روزہ زندگی کی تکالیف کا برداشت کر لینا کیا مشکل ہے۔ اس دائمی جہان کے واسطے کوشش کرنی چاہئے۔ جو شخص کوئی تکلیف بھی نہیں اٹھاتا۔ وہ کیا سرمایہ رکھتا ہے۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ صرف صبر کرنے والا نہ ہو بلکہ اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ مصیبت پر راضی ہو۔ خدا کی رضا کے ساتھ اپنی رضا ملا لے۔ یہی مقام اعلیٰ ہے۔ مصیبت کے وقت خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھنا چاہئے۔ منعم کو نعمتوں پر مقدم رکھو۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ شکوہ شروع کرتے ہیں گویا خدا تعالیٰ کے ساتھ قطع تعلق کرتے ہیں۔ بعض عورتیں کوستی ہیں اور گالیاں دیتی ہیں۔ بعض مرد بھی ایمانی حالت میں ناقص ہوتے ہیں۔ یہ ایک ضروری نصیحت ہے اور اس کو یاد رکھو کہ اگر کوئی شخص مصیبت زدہ ہو تو اسے ڈرنا چاہئے کہ ایسا نہ ہو کہ اس سے بڑھ کر اس پر کوئی مصیبت گرے۔ کیونکہ دنیا دار المصائب ہے اور اس میں غافل ہو کر بیٹھنا اچھا نہیں۔ اکثر مصائب متنبہ کرنے کے واسطے آتے ہیں۔ ابتداء میں اس کی صورت خفیف ہوتی ہے۔ انسان اس کو مصیبت نہیں سمجھتا پھر وہ بیتاب کرنے والی مصیبت ہو جاتی ہے۔ دیکھو اگر کسی کو آہستگی سے دبایا جائے تو اس کے بدن کو آرام پہنچتا ہے۔ وہی ہاتھ زور سے مارا جائے تو موجب دکھ ہو جاتا ہے۔ ایک مصیبت سخت ہوتی ہے جو وبال جان بن جاتی ہے۔ قرآن شریف نے ہر دو مصائب کا ذکر کر دیا ہے۔

مصائب رفع درجات کے واسطے ہوتے ہیں حضرت ابراہیمؑ اس بات پر روتے دھوتے نہ رہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے بیٹا مانگا ہے بلکہ انہوں نے اس بات پر خدا تعالیٰ کا شکر کیا کہ ایک خدمت کا موقعہ ملا ہے۔ لڑکے کی ماں نے بھی رضامندی دی اور لڑکا بھی اس بات پر راضی ہوا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 417)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا نیا وقت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ **30/اکتوبر 2009ء** کو برطانیہ کا سٹینڈرڈ ٹائم تبدیل ہونے کی وجہ سے پاکستانی وقت کے مطابق **شام 5:00** بجے ایم ٹی اے پر ٹیلی کاسٹ ہوگا اور یکم نومبر سے پاکستانی وقت میں تبدیلی کی وجہ سے **جمعہ 6 نومبر** سے حضور انور کا خطبہ جمعہ حسب سابق **شام 6:00** بجے ہی ٹیلی کاسٹ ہوا کرے گا۔ احباب جماعت یہ اوقات نوٹ فرما لیں اور حضور پرنور کے پرمعارف ارشادات **Live** سننے کا خاص اہتمام فرمائیں۔

حقیقۃ الوحی کا مطالعہ

حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی کے مطالعہ کے بارے میں ایک اہم اعلان میں فرماتے ہیں کہ

"میں اپنی عزیز قوم کے...... اُن سب کو جو اِس کتاب (حقیقۃ الوحی۔ ناقل) کو پڑھ سکتے ہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اگر اُن کو یہ کتاب پہنچے تو ضرور اوّل سے آخر تک اِس کتاب کو غور سے پڑھ لیں۔ اور مَیں پھر اُن کو اس خدائے لاشریک کی دوبارہ قسم دیتا ہوں جس کے ہاتھ میں ہر ایک کی جان ہے کہ وہ اپنے اوقات اور مشاغل کا حرج بھی کر کے ایک دفعہ غور اور تدبّر سے اِس کتاب کو اوّل سے آخر تک پڑھ لیں۔ اور پھر مَیں تیسری دفعہ اُس غیّور خدا کی اُن کو قسم دیتا ہوں جو اُس شخص کو پکڑتا ہے جو اُس کی قسموں کی پروا نہیں کرتا کہ ضرور ایسے لوگ جن کو یہ کتاب پہنچے اور وہ اِس کو پڑھ سکتے ہوں...... اوّل سے آخر تک ایک مرتبہ اِس کو ضرور پڑھ لیں"

(اعلان 15/مارچ 1907ء از حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ نمبر 612)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

25/اکتوبر2009ء

12-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-15 am درس حدیث
12-30 am عربی سروس
2-30 am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-15 am جلسہ سالانہ جرمنی2004ء
4-05 am راہ ھدیٰ
5-35 am خطبہ جمعہ فرمودہ16/اکتوبر2009ء
6-40 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-00 am یسرناالقرآن
7-20 am تلاوت
7-30 am لقاء مع العرب
8-30 am رفقائے احمد
9-05 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-30 am خطبہ جمعہ فرمودہ9/اکتوبر2009ء
10-30 am فیتھ میٹرز
11-35 am سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
12-00 pm تلاوت، درس حدیث
12-35 pm چلڈرنز کلاس
1-45 pm فیتھ میٹرز
2-50 pm ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
3-20 pm دورہ حضور انور
4-00 pm انڈونیشین سروس
5-00 pm سپینش سروس
6-00 pm تلاوت، درس حدیث
6-55 pm یسرناالقرآن
7-15 pm بنگلہ پروگرام
8-10 pm خطبہ جمعہ فرمودہ23/اکتوبر2009ء
9-15 pm چلڈرنز کلاس
10-25 pm فیتھ میٹرز
11-30 pm یسرناالقرآن

26/اکتوبر2009ء

12-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am عربی سروس
2-35 am چلڈرن کلاس
3-45 am خطبہ جمعہ فرمودہ23/اکتوبر2009ء
4-45 am دورہ حضور انور
5-25 am سیرت النبی ﷺ
6-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-15 am تلاوت
6-30 am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
7-00 am لقاء مع العرب
8-05 am خطبہ جمعہ 23/اکتوبر2009ء
9-10 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-25 am ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
10-00 am سوال و جواب
11-25 am سیرت النبی ﷺ
12-00 pm تلاوت، درس حدیث
12-30 pm ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
1-05 pm بستان وقف نو
2-15 pm فرنچ سیکھئے
2-50 pm فرنچ ملاقات
3-55 pm انڈونیشین سروس
5-25 pm تقریر جلسہ سالانہ
6-00 pm تلاوت، درس حدیث
6-55 pm بنگلہ پروگرام
8-00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ23/اکتوبر2009ء
9-00 pm جلسہ سالانہ جرمنی2004ء
9-50 pm بستان وقف نو
10-55 pm فرنچ ملاقات

27/اکتوبر2009ء

12-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-00 am عربی سروس
1-10 am لقاء مع العرب
2-35 am بستان وقف نو
3-35 am خطبہ جمعہ فرمودہ23/اکتوبر2009ء
4-35 am طب و صحت
5-45 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-00 am تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-55 am لقاء مع العرب
7-55 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-15 am خطبہ جمعہ فرمودہ23/اکتوبر2009ء
9-15 am فرنچ ملاقات
10-20 am طب و صحت
11-25 am تقریر جلسہ سالانہ
12-00 pm تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
1-00 pm گلشن وقف نو
2-10 pm سوال و جواب
3-30 pm سپاٹ لائیٹ
4-00 pm انڈونیشین سروس
5-00 pm سندھی سروس
6-05 pm تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
7-05 pm یسرناالقرآن
7-30 pm بنگلہ پروگرام
8-30 pm لجنہ اماء اللہ اجتماع 2007ء خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
9-10 pm گلشن وقف نو
10-15 pm سوال و جواب
11-30 pm یسرناالقرآن

28/اکتوبر2009ء

12-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am عربی سروس
1-35 am خطبہ جمعہ فرمودہ23/اکتوبر2009ء (عربی زبان میں)
2-35 am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
3-05 am گلشن وقف نو
4-10 am لجنہ اماء اللہ اجتماع
4-45 am انتخاب سخن
6-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-15 am تلاوت
6-30 am یسرناالقرآن
6-55 am ایم۔ٹی۔اے خبریں
7-30 am لقاء مع العرب
8-30 am سپاٹ لائیٹ
9-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-30 am عربی سیکھئے
10-00 am سوال و جواب
11-20 am لجنہ اماء اللہ اجتماع
12-05 pm تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-55 pm چلڈرن کلاس
1-55 pm ہومیوپیتھی
2-25 pm سوال و جواب
3-30 pm انڈونیشین سروس
4-30 pm سواحیلی سروس
5-50 pm تلاوت، درس حدیث
6-05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری1985ء
7-15 pm بنگلہ پروگرام
8-20 pm جلسہ سالانہ جرمنی2004ء
9-35 pm چلڈرن کلاس
10-35 pm سوال و جواب
11-40 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں

29/اکتوبر2009ء

12-05 am عربی سروس
1-10 am لقاء مع العرب
2-10 am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-45 am چلڈرن کلاس
3-40 am جلسہ سالانہ جرمنی2004ء
4-55 am خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری1985ء
6-05 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں تلاوت، درس حدیث
6-45 am لقاء مع العرب
7-55 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-30 am خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری1985ء
9-55 am سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
10-15 am ہومیوپیتھی
10-45 am جلسہ سالانہ جرمنی2004ء
12-00 pm تلاوت، درس ملفوظات
12-30 pm گلشن وقف نو
1-55 pm فیتھ میٹرز
3-00 pm ملاقات پروگرام (انگریزی)
4-05 pm انڈونیشین سروس
5-20 pm پشتو سروس
6-05 pm درس ملفوظات
6-50 pm یسرناالقرآن
7-10 pm بنگلہ پروگرام
8-15 pm ترجمۃ القرآن
9-15 pm جلسہ سالانہ جرمنی2004ء
10-30 pm یسرناالقرآن
10-50 pm ملاقات پروگرام (انگریزی)

خود کو نیلام کئے پھرتے ہیں
دعوتِ عام دیئے پھرتے ہیں
ہم کو کشکول تھمانے والے
کاسۂ بھیک لئے پھرتے ہیں

مبارک احمد ظفر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ - مطبع: ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) - قیمت 5 روپے

لاہور شہر کی عظیم روحانی سعادت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا تاریخ ساز عہد

اور بعض دوسری خدمات دینیہ کا تذکرہ

حضرت مسیح موعود کے فرزند دلبند اور قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی جن کی ولادت باسعادت 12 جنوری 1889ء کو بروز ہفتہ بوقت دس بجے شب ہوئی اور جو 14 مارچ 1914ء کو بروز ہفتہ بعد نماز عصر مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ یہ لاہور کی عظیم سعادت ہے کہ اس روحانی وجود سے اس نے برکت حاصل کی۔ تاریخ احمدیت لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے کارناموں کا ایک وسیع باب ہے جس کی ایک جھلک پیش ہے۔

حسن واحسان میں مسیح موعود کی وہ نظیر جو بشیر بھی تھا محمود بھی، وہ عاشق دین خداوندی ہاں وہ اولوالعزم جس نے سیدنا مسیح موعود کے وصال پر لاہور میں آپ کے سرہانے کھڑے ہوکر یہ عہد کیا تھا کہ

''اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤں گا۔ تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا۔'' (الحکم۔ جوبلی نمبر دسمبر 1939ء)

آیئے اس سلطان البیان کی اس روحانی تگ وتاز کا آغاز اس کے لاہور میں خیال افروز آفریں خطابات ہی کے ذکر خیر سے کریں۔

مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد جب آپ کا ہر سانس اور سوچ کی ہر لہر اشاعت دین خداوندی کے لئے وقف ومختص ہوگئی۔ آپ نے برصغیر میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے سینکڑوں تربیتی اور تنظیمی سفر فرمائے۔ تاہم 1915ء کا سفر لاہور اس لئے بھی اپنے اندر خصوصی اہمیت رکھتا ہے کہ اس سفر میں آپ نے جماعت لاہور کو نہ صرف ایک جامع و مانع قسم کا سہ نکاتی اشاعتی پروگرام دیا۔ بلکہ اس پروگرام کے تحت حضور نے خود بھی ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے حاضرین وسامعین تک حضرت اقدس مسیح موعود کا پیغام پہنچایا۔ جس میں خدائے عزوجل کے رب العالمین ہونے کے محکم دلائل بھی تھے۔ صداقت حق کے براہین بھی اور انبیاء کی بعثت کی حقیقی غرض وغایت کی روح آفریں تشریح و وضاحت بھی تھی۔ اسی طرح 11 جولائی 1915ء کو بعد نماز مغرب احاطہ میاں معراجدین (بمقام لاہور) میں وہ معرکۃ الآراء خطاب فرمایا جو بعد میں ''پیغام مسیح'' کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوا۔

23 فروری 1919ء

اس کے بعد جب حضور 12 فروری 1919ء کو لاہور تشریف لائے تو اپنے 15 روزہ قیام کے دوران میں دو اہم لیکچر دیئے۔ ان میں سے پہلا لیکچر ''دین حق اور تعلقات بین الاقوام'' کے موضوع پر 23 فروری کو بریڈ لاء ہال میں ہوا۔ مندرجہ بالا لیکچر سے اسلامیہ کالج لاہور کے شعبہ تاریخ کے پروفیسر سید عبدالقادر اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے آپ سے اسلامیہ کالج کی مارٹن ہسٹاریکل سوسائٹی کے زیر اہتمام خلافت راشدہ میں پیدا ہونے والے فتنوں کے موضوع پر خطاب کرنے کی درخواست کی۔ جسے شرف قبولیت بخشتے ہوئے حضور نے اسلامیہ کالج ہال میں وہ شہرہ آفاق لیکچر دیا جو بعد میں ''.......... میں اختلافات کا آغاز'' کے نام سے کتابی صورت میں شائع ہوا۔ پروفیسر سید عبدالقادر نے اس تقریر کے متعلق تحریر فرمایا..........

''مجھے بھی (دین) تاریخ سے کچھ شُد بُد ہے اور میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ کیا (مومن) اور کیا غیر (مومن) بہت تھوڑے مورخ ہیں جو حضرت عثمانؓ کے عہد کے اختلافات کی تہہ تک پہنچ سکے ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ایسا مدلل مضمون (دینی) تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے احباب کی نظر سے پہلے کبھی نہیں گزرا ہوگا۔''

فروری 1920ء

فروری 1920ء بھی اپنی پیشانی پر اہمیت کا یہ حسن رکھتا ہے کہ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے لاہور میں یکے بعد دیگرے تین اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ یعنی .... 15 فروری 1920ء کو بریڈ لاء ہال میں مسٹر لائڈ جارج وزیر اعظم انگلستان کے اعلان کا عقلی اور نقلی دلائل کی روشنی میں تجزیہ کیا۔

18 فروری 1920ء کو احمدیہ ہوسٹل لاہور میں ''مذہب اور اس کی ضرورت'' کے موضوع پر ایسی مبسوط تقریر فرمائی کہ ہر سامع کے بشرے سے اس کا قلبی تاثر نمایاں تھا اور ...... اس سے اگلے دن 19 فروری 1920ء کو بیرون دہلی دروازہ میں ایک دلپذیر پر تربیتی تقریر فرمائی۔

لاہور میں امارت کا تقرر

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1911ء میں لندن سے واپس وطن آئے اور 1918ء میں لاہور منتقل ہو گئے۔ اس دور میں جماعتی تنظیم کو مستحکم کرنے کے لئے حضور نے ''امارت'' کا نظام جاری فرمایا اور فیروز پور میں خان صاحب مولوی فرزند علی خان صاحب کو امیر مقرر کرنے کے بعد لاہور میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا بطور امیر تقرر فرمایا۔

لاہور میں پہلی بیت الذکر کی تعمیر

دہلی دروازہ لاہور کے باہر 1919ء یا 1920ء میں بیت الذکر کے لئے ایک احاطہ خرید لیا گیا تھا۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اس وقت ملک سے باہر تھے۔ اس لئے لاہور کے قائم مقام امیر حکیم قریشی محمد حسین صاحب (موجد مفرح عنبری) نے 1924ء میں اس پر تعمیر کا کام شروع کرادیا۔ واضح رہے اس سے قبل احباب نمازیں حضرت میاں چراغدین صاحب رئیس ''لاہور'' کی بیٹھک میں ادا کیا کرتے تھے اور یہی جگہ بطور مہمان خانہ استعمال ہوتی تھی۔

ویمبلے کانفرنس

1924ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی لندن کی ویمبلے کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔

حضور کا مضمون 'احمدیت' امیر جماعت لاہور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے 23 ستمبر 1924ء کو پڑھ کر سنایا۔

یہ مضمون 23 ستمبر 1924ء کو پڑھا گیا۔ صدر جلسہ سر تھیوڈر ماریسن تھے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب اپنی خودنوشت سوانح ''تحدیث نعمت'' میں لکھتے ہیں:

''جب حضور کا مضمون پڑھا جانے کا وقت آیا تو حضور نے خاکسار کی طرف جھک کر بڑی شفقت سے فرمایا۔ ''گھبرانا نہیں میں دعا کرتا رہوں گا'' ہال میں سب نشستیں پُر ہو چکی تھیں اور بہت سے لوگ کھڑے رہ گئے تھے۔ سارا مضمون کامل خاموشی سے سنا گیا۔ ہال میں بالکل سناٹا تھا۔ جب مضمون ختم ہوا تو سامعین میں سے اکثر یکبارگی سٹیج کی طرف لپکے۔ ہر ایک کی کوشش تھی کہ (حضور سے) مصافحہ کا شرف حاصل کرے۔'' (تحدیث نعمت ص220)

3 مارچ 1927ء

3 مارچ 1927ء کو لاہور کے حبیبیہ ہال میں حضور نے ''مذہب اور سائنس'' کے موضوع پر ایک اور معرکۃ الآراء لیکچر دیا۔ جس کی صدارت علامہ اقبال نے کی۔ یہ لیکچر اس قدر مدلل اور خیال افروز تھا کہ اپنے صدارتی خطاب میں علامہ اقبال نے کہا:

''ایسی پُر از معلومات تقریر بہت عرصے کے بعد لاہور میں سننے میں آئی ہے۔ خاص کر جو قرآن شریف کی آیات سے میرزا صاحب نے استنباط کیا ہے وہ تو نہایت عمدہ ہے۔ میں اپنی تقریر کو زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھ سکتا۔ تا کہ مجھے اس تقریر سے جو لذت حاصل ہو رہی ہے وہ زائل نہ ہو جائے۔''

12 جنوری 1929ء

حضور 12 جنوری 1929ء کو لاہور تشریف لائے اور 14 جنوری کو گورنر پنجاب سے ملاقات کی۔ اس کے بعد بیت الذکر بیرون دہلی دروازہ میں ایک پُرمعارف تقریر فرمائی۔ 15 جنوری کو سٹیفلز ریسٹوران میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے آپ کے اعزاز میں عصرانہ دیا۔ جس میں سر شیخ عبدالقادر، خلیفہ شجاع الدین، سید محسن شاہ اور مولوی غلام محی الدین قصوری بھی شریک ہوئے اور 16 جنوری کو سر شیخ عبدالقادر نے اپنی کوٹھی پر آپ کے اعزاز میں عصرانہ دیا جس میں حضور کے رفقاء سفر بھی شریک ہوئے۔

شعراء وادباء کے مکاتیب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا علمی حلقہ اور تہذیبی و ثقافتی روابط کا دائرہ از حد وسیع تھا، برصغیر کے اکثر ادیب، صحافی، شعراء اور حکماء اپنے مکاتیب کے ذریعے حضور سے رابطہ اور حضور کے مشوروں سے مستفید ہوتے رہتے تھے۔ لاہور سے آپ سے اس نوع کا علمی وادبی ربط وضبط رکھنے والے بعض سرکردہ افراد کے نام یہ ہیں۔

مولانا عبدالمجید صاحب سالک، مولانا سید حبیب صاحب مدیر اخبار ''سیاست'' شاعر مشرق علامہ اقبال، مولانا صلاح الدین احمد صاحب، حکیم علی احمد صاحب نیرواسطی۔

جلسہ مصلح موعود

حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنے رب سے بشارت پاکر اپنے ہاں ایک عظیم الشان فرزند کے تولد ہونے کی بذریعہ اشتہار مورخہ 20 فروری 1886ء میں پیشگوئی فرمائی تھی۔ جو احمدیہ لٹریچر میں ''پیشگوئی مصلح موعود'' کے نام سے مشہور ہے۔ 5 اور 6 جنوری 1944ء کی درمیانی شب کو اللہ تعالیٰ نے لاہور میں شیخ بشیر احمد صاحب کے مکان پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو بذریعہ رویا بتایا کہ اس پیشگوئی کے مصداق آپ ہی ہیں۔ چنانچہ آپ نے 28 جنوری 1944ء کو قادیان میں خطبہ جمعہ کے دوران اس کا اظہار فرمایا۔ جس کے بعد ہوشیار پور، لاہور، لدھیانہ اور دہلی میں عظیم الشان جلسوں کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ لاہور میں یہ پُرشکوہ جلسہ 12 مارچ 1944ء کو کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج ہوسٹل کے سامنے پٹیالہ گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ جس میں حضور نے خدائے واحد وقہار کی قسم کھا کر یہ اعلان فرمایا۔

''آج میں اس جلسہ میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی

بچ نہیں سکتا۔ کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں 13 ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ (دین) دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔'' (الفضل 15 مارچ 1944ء)

25 فروری 1945ء

25 فروری 1945ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام 32 ڈیوس روڈ لاہور کے وسیع احاطہ میں ''(دین حق) کا اقتصادی نظام'' کے موضوع پر ایک انقلاب انگیز تقریر فرمائی۔

اس تقریب کی صدارت کی سعادت جناب رام چند ایڈووکیٹ کو نصیب ہوئی۔ جلسہ میں لاہور کے کالجوں کے طلبا، پروفیسروں، ڈاکٹروں اور دانشوروں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس تقریر کا برصغیر کے ہر طبقے اور حلقے میں خوب خوب شہرہ ہوا اور بعد میں یہ کتابی صورت میں شائع ہوئی تو اس کی ہمہ گیر افادیت کے پیش نظر، انگریزی، ہندی، ہسپانوی، ترکی، جرمنی اور عربی زبانوں میں بھی اس کے تراجم شائع ہوئے۔

لاہور میں ورود مسعود

31/اگست 1947ء کا دن سلسلہ احمدیہ کے نئے دور کے آغاز کا دن بھی کہلا سکتا ہے اور جماعت کی ابتدائی 58 سالہ قومی تاریخ کا اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک نازک ترین موڑ بھی۔ حضور 31/اگست کو سوا دس بجے (صبح) نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی دارالسلام (قادیان) سے روانہ ہوئے۔ ساڑھے چار بجے شام کے قریب بخیریت شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور کی کوٹھی واقع 13 ٹمپل روڈ پر پہنچے اور تحریک احمدیت کے اس دور جدید کے بارے میں فرمایا

''آج ہر احمدی سمجھ لے کہ اب احمدیت پر ایک نیا دور آیا ہے''

حضور نے جماعت کی تنظیم نو کرتے ہوئے سب سے پہلے صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان قائم کی۔ جن کے تمام ادارے حسب سابق کام کرنے لگے اور جماعت کی تنظیم بحال ہوگئی۔ قادیان سے احمدی آبادی کا انخلاء اور پاکستان میں وارد ہونے کے بعد ان کی آبادکاری کا عظیم کام حضور کی خصوصی توجہ کے طفیل بڑی تیزی سے مکمل ہوا۔

رتن باغ لاہور

حضرت امام جماعت احمدیہ کے لاہور پہنچنے سے قبل جماعت لاہور نے تارکین وطن کے لئے چار خالی عمارتیں موسوم بہ رتن باغ۔ جودھامل بلڈنگ۔ جسونت بلڈنگ اور سیمنٹ بلڈنگ الاٹ کرا رکھی تھیں۔ ان میں سے رتن باغ کی عمارت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور خاندان حضرت مسیح موعود کے دوسرے ارکان کی رہائش کے لئے مختص ہوئی۔ یکم ستمبر 1947ء کو آپ نے اکابر جماعت کی ایک فوری میٹنگ جودھامل بلڈنگ میں طلب فرمائی۔ جس میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔

حضور نے رتن باغ میں داخل ہوتے ہی کوٹھی کا تمام سامان ایک جگہ محفوظ کرا دیا اور پھر جب اس کوٹھی کے مالک دیوان صاحب بہادر کے پوتے گوبند سہائے دیوان لاہور آئے تو وہ تمام سامان ان کے حوالے کر دیا گیا۔ ان چاروں متذکرہ کوٹھیوں میں 152 خاندان آباد کئے گئے۔ جن کے ارکان کی تعداد 801 تھی۔

صدر انجمن احمدیہ پاکستان قائم ہوتے ہی تمام دفاتر اور نظارتیں بھی قائم ہوگئیں۔ رتن باغ کا ایک بیرونی وسیع کمرہ (جو قبلہ رخ تھا) پنجوقتہ نماز اور مجالس عرفان کے لئے مختص ہوا۔

فرقان بٹالین

جدوجہد آزادی کشمیر کے پس منظر کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ستمبر 1947ء میں جماعت احمدیہ کے نمائندوں کی ایک مجلس شوریٰ بلائی۔ جس سے رتن باغ میں خطاب کرتے ہوئے حکومت پاکستان کی طرف سے کشمیر میں ایک رضاکار بٹالین کے قیام کی خواہش کا ذکر بھی فرمایا اور جون 1948ء میں فرقان بٹالین معرض وجود میں آ گئی۔ جو جون 1948ء سے جون 1950ء تک قلعہ بھاگسر کے محاذ پر داد شجاعت دیتی رہی اور جس کی جاں سپاریاں تاریخ دفاع پاکستان و کشمیر کا ایک روشن باب ہے۔

الفضل کا لاہور سے اجراء

ہجرت کے بعد جماعت کا ترجمان ''الفضل'' حکومت کی منظوری سے 15 ستمبر 1947ء کو لاہور سے شائع ہونا شروع ہوا اور شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈووکیٹ ایڈیٹر مقرر ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے الفاظ میں اس کے اغراض و مقاصد۔

(دین) کی حقیقی تعلیمات کو دنیا پر ظاہر کرنے، جماعت احمدیہ اور اس کے اندرونی نظام کو خلیفہ وقت کی ہدایات کی روشنی میں مضبوط سے مضبوط تر بنانے اور احباب جماعت کو سلسلہ کی اہم ترین ضروریات سے آگاہ کرنا مقرر ہوئے۔

جلسہ سالانہ

27، 28 دسمبر 1947ء کو لاہور میں جماعت احمدیہ عالمگیر کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ جس میں آزاد کشمیر کے متعدد وزراء بھی شامل ہوئے۔

چھ بصیرت آفریں لیکچرز

لاہور میں وارد ہونے کے بعد نوزائیدہ مملکت عزیز پاکستان کے ہمہ جہتی استحکام کی تڑپ کے پیش نظر حضور نے پاکستان کو درپیش مختلف النوع مسائل پر چھ بصیرت آفریں لیکچرز دیئے۔

پہلے لیکچر کی صدارت مسٹر جسٹس محمد منیر نے کی۔ اس کا موضوع تھا ''پاکستان کا مستقبل دفاع، زراعت اور صنعت کے لحاظ سے'' جس میں بقول نوائے وقت .... ''مرزا صاحب نے یہ بھی کہا کہ حکومت پاکستان کو جزائر لیک دیپ اور مالدیپ کا مطالبہ کرنا چاہئے جہاں مسلم آبادی کی اکثریت ہے''۔

(نوائے وقت 4 دسمبر 1947ء)

دوسرا لیکچر جس کی صدارت ملک فیروز خان نون نے کی ''پاکستان کے (نباتاتی، زرعی اور حیوانی لحاظ سے) مستقبل'' کے موضوع پر تھا جس میں بقول ''زمیندار لاہور'' (10 دسمبر 47ء) ''مرزا بشیر الدین محمود احمد نے کہا کہ بیرونی سلطنتوں خصوصاً امریکہ سے قرضہ لینا ہماری آزادی کے لئے زبردست خطرے کا باعث ہوگا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بیرونی کمپنیوں کو پاکستان میں سرمایہ لگانے کی مشروط اجازت دی جائے''۔

تیسرا لیکچر جو معنوی دولت کے لحاظ سے پاکستان کے مستقبل کے بارے میں تھا اور جس کی صدارت ملک عمر حیات پرنسپل اسلامیہ کالج نے کی۔ اس میں حضور نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان میں ہر ایک کے لئے قرآن مجید کا ترجمہ جاننا لازمی قرار دیا جائے۔

چوتھا لیکچر حضور نے بری، فضائی اور دفاعی طاقت کے لحاظ سے پاکستان کے مستقبل کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔ جس کے بعد صاحب صدر نے حضور کی تجاویز پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت اشد ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کا ہر فرد فوجی تربیت حاصل کرے۔

پانچویں لیکچر کی صدارت سر شیخ عبدالقادر نے کی۔ موضوع تھا ''بحری طاقت اور سیاست کے اعتبار سے پاکستان کا مستقبل''۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ پاکستان کو آبدوز کشتیاں، سرنگیں بچھانے اور صاف کرنے والے تباہ کن جہاز، ہوائی جہاز بردار بحری جہاز اولین فرصت میں حاصل کرنے چاہئیں۔ پاکستان کی یونیورسٹیوں میں بحری ٹریننگ کی کلبیں قائم ہونی چاہئیں۔ نیز آپ نے دیگر ممالک کے ساتھ پاکستان کے سیاسی روابط کے سلسلہ میں تیرہ اہم تجاویز بھی پیش فرمائیں۔

چھٹے لیکچر کی صدارت میں سر شیخ عبدالقادر نے کی۔ جس کا موضوع تھا۔ ''پاکستان کا مستقبل دستور و آئین کے لحاظ سے''۔

ان لیکچروں کو ملک کے دانشوروں سیاست دانوں اور ارباب حل وعقد نے بے حد سراہا اور قومی اخبارات نے بھی ان پر تعریفی نوٹ لکھے۔

تعلیم الاسلام کالج

قادیان سے لاہور ہجرت کے بعد تعلیم الاسلام کالج کے لئے کئی عمارات دیکھی گئیں۔ اپریل 1948ء تک یہ کینال پارک کی ایک بوسیدہ سی ڈیری فارم کی عمارت میں جاری رہا۔ اپریل 1948ء میں جب ڈی۔اے۔وی کالج کی عمارت کالج کو الاٹ ہوئی تو یہ اس میں منتقل ہوگیا اور جلد ہی طلبا کی تعداد بھی ساٹھ سے بڑھ کر 267 تک پہنچ گئی۔ قادیان کے بعد لاہور میں اور پھر ربوہ حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد ایم۔اے (آکسن) اس کے پرنسپل رہے۔ اس کالج کا شمار اپنی تعلیم و تربیت اور نتائج کے اعتبار سے صوبے کے بہترین کالجوں میں ہوتا تھا۔ 2/اپریل کو لاہور میں کالج کا جلسہ تقسیم اسناد ہوا۔ جس کی صدارت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمائی اور فارغ التحصیل طلبہ میں اسناد فضیلت تقسیم کیں۔ بعد میں یہ کالج ربوہ میں اپنی تعمیر کردہ عمارت میں منتقل ہوگیا۔

جلسہ سالانہ ''لاہور'' 1948ء

25، 26 دسمبر 1948ء کو جلسہ سالانہ قادیان کی یاد تازہ رکھنے کے لئے جماعت احمدیہ لاہور نے رتن باغ کے سامنے جلسہ سالانہ کا اہتمام کیا۔ جس میں مفتی اعظم فلسطین کے ذاتی نمائندوں الشیخ عبداللہ غوشیہ۔ السید سلیم الحسینی اور السید عبدالحمید نے بھی شرکت کی۔ اول الذکر نے اجلاس سے خطاب بھی فرمایا۔ حضور نے بھی اجلاس کو اپنے ارشادات سے نوازا اور احباب کو اپنے اندر تغیر پیدا کرنے اور دین کی تعلیم پر عمل کا نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔

دارالذکر۔ لاہور

بیرون دہلی دروازہ کی بیت الحمد میں خطبہ جمعہ مورخہ 15/اکتوبر 48ء کے دوران حضور کی اس تحریک کی تعمیل میں کہ جماعت احمدیہ لاہور کو جماعت کی وسعت کے پیش نظر ایک نئی اور وسیع بیت الذکر کی تعمیر کا اہتمام ابھی سے کرنا چاہئے۔ جماعت احمدیہ لاہور نے دس ہزار روپے کے عوض میو گارڈن کے سامنے علامہ اقبال روڈ پر پانچ کنال اٹھارہ مرلے اور ایک سو چونسٹھ مربع فٹ کا ایک قطعہ زمین خرید لیا۔ جس پر حضور نے 23 فروری 1954ء کو دارالذکر کا سنگ بنیاد رکھا۔ دارالذکر کی بنیاد اور ابتدائی تعمیر کی سعادت شیخ بشیر احمد صاحب کے عہد امارت کے حصہ میں آئی۔ تعمیر کی تکمیل چودھری اسداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کے دور میں ہوئی۔

وفات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مورخہ 8 نومبر 1965ء کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملے اور وہ تمام پیشگوئیاں جو آپ کی ذات سے وابستہ تھیں اتم طور پر پوری ہوئی ہیں۔ اپنے پیچھے ایک منظم اور فدائی جماعت چھوڑ گئے اور خلافت کا ایسا مستحکم نظام قائم کر گئے کہ آئندہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہزاروں ہزار برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب

ذکر الٰہی کی اہمیت وافادیت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

پس میرا ذکر کیا کرو۔ میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔ (البقرہ:153)

پھر مولیٰ کریم ہر وقت ذکر الٰہی کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے اور ہر حال میں ذکر الٰہی کرنے والوں کی شان میں فرماتا ہے۔

وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی۔ (آل عمران:192)

نماز کی ادائیگی کے بعد ذکر الٰہی کی تلقین کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو یاد کرو۔ کھڑے ہونے کی حالت میں بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں پر بھی۔ (النساء4:104)

ذکر الٰہی کے نتیجہ میں کامیابی کی نوید سناتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (الجمعہ:11)

پھر فرمایا

یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جو پاک ہوا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا اور نماز پڑھی۔ (الاعلیٰ 7۔1615)

پھر فرمایا

اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (الانفال:46)

ہر قسم کی پریشانی اور مصیبت کے وقت اطمینان قلب کے لئے ذکر الٰہی نہایت زبردست کارگر نسخہ ہے۔ فرمایا:

یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو جاتے ہیں سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔ (الرعد:29)

جو لوگ ذکر الٰہی نہیں کرتے۔ ذکر الٰہی کرنے میں کنجوسی سے کام لیتے ہیں۔ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے محروم رکھتے ہیں ان کے بارہ میں مولیٰ کریم ارشاد فرماتا ہے۔

اور جو میری یاد سے اعراض کرے گا یقیناً اس کے لئے تنگی کی زندگی ہو گی۔ (طٰہٰ:135)

پھر فرمایا:

اور جو اپنے رب کے ذکر سے اعراض کرے اسے وہ ایک ہمیشہ بڑھتے رہنے والے عذاب میں جھونک دے گا۔ (الجن:18)

سیدنا حضرت اقدس محمد عربی ﷺ کی زندگی قرآن کریم کی عملی تفسیر تھی۔ آپؐ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فرمودات پر عمل کرنے والے تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اپنی صفات کے ظہور کے لئے مبعوث فرمایا۔ اسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے رسول کی زندگی کو دنیا کے سامنے نمونہ کے طور پر پیش کیا تا کہ مخلوق خدا اس زندگی کو نمونہ اختیار کر کے مولیٰ کریم کا قرب حاصل کر سکے اور دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کر سکے۔ رب ذوالجلال ارشاد فرماتا ہے۔

یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

(الاحزاب:22)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ذکر الٰہی کے بارہ میں رب کعبہ کا برگزیدہ رسول ﷺ کیا فرماتا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہتا ہے اس کی مثال زندہ کی سی ہے اور جو اللہ کو یاد نہیں کرتا اس کی مثال مردہ کی سی ہے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ عزوجل)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو رستوں میں پھرتے رہتے ہیں اور ذکر الٰہی کرنے والوں کو ڈھونڈتے رہتے ہیں جہاں وہ ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں جو ذکر الٰہی کر رہے ہوں وہ ایک دوسرے کو آواز دینے لگتے ہیں کہ ادھر آؤ تمہارا مطلب حاصل ہو گیا (یعنی ذکر الٰہی کرنے والے مل گئے) پس یہ فرشتے وہاں جمع ہو کر ورلے آسمان تک اپنے پَروں سے ذکر الٰہی کرنے والوں کے گرد ہالہ بناتے ہوئے (یعنی ان کی حفاظت کرتے ہوئے اور ان کا اعزاز و اکرام کرتے ہوئے) اللہ کے حضور پیش ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ ہر بات کو جانتا ہے۔ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ وہ عرض کرتے ہیں۔ وہ تیری تسبیح بیان کر رہے تھے۔ تیری کبریائی بیان کر رہے تھے۔ تیری حمد وثناء کر رہے تھے۔ تیری بزرگی بیان کر رہے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ کیا ان بندوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں تیری پاک ذات کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر کہیں وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو پھر اس سے بھی زیادہ تیری عبادت کرتے اس سے زیادہ تیری تسبیح بیان کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر بتاؤ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں تیری پاک ذات کی قسم انہوں نے جنت نہیں دیکھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اگر انہوں نے جنت دیکھی ہوتی تو کیا ہوتا۔ فرشتے عرض کرتے اگر انہوں نے جنت دیکھی ہوتی تب تو اس کو حاصل کرنے کے لئے اس سے بھی زیادہ اس کی خواہش کرتے۔ اس پر جان دیتے۔ اس کی لَو لگی رہتی پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ آگ (دوزخ) سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے اس کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں تیری پاک ذات کی قسم انہوں نے اس کو (دوزخ کو) نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر کیا ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو وہ اس سے اور زیادہ بھاگتے اور اس سے بے انتہا ڈرتے رہتے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ میں تمہیں گواہ ٹھہراتا ہوں۔ یقیناً میں نے ان بندوں کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے اے اللہ تبارک وتعالیٰ ان ذکر الٰہی کرنے والے بندوں میں ایک شخص کسی کام کے لئے آ کر وہاں بیٹھ گیا تھا وہ ان لوگوں میں شریک نہیں تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے یہ ایسے بندے ہیں ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدنصیب نہیں رہتا۔

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ عزو جل)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ حشر کے دن اپنے سایہ میں رکھے گا ایک ایسا شخص جو (تنہائی) میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں (آنسوؤں سے) بہہ پڑیں۔ (یعنی محبت الٰہی یا خوف خدا کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑیں)۔

(بخاری کتاب الرقاق باب البکاء من خشیت اللہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا (اسم ذات اللہ تعالیٰ کے علاوہ) اللہ تعالیٰ کے نوے پر نَو نام یعنی ننانوے نام ہیں۔ ایک کم سو۔ جو ان کو یاد کرے گا (یعنی ان ناموں کا مظہر بننے کی کوشش کرے گا) وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو ان کو گنتا رہے گا۔ شمار کرتا رہے گا یعنی ذکر الٰہی ہر وقت کرتا رہے گا اور ان صفات کا مظہر بننے کی کوشش کرتا رہے گا ہم اس کی حفاظت کریں گے۔ ہم بھی اس کو گنتے رہیں گے۔ شمار کرتے رہیں گے یعنی یاد کرتے رہیں گے۔ اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

(بخاری کتاب التوحید باب ان اللہ مائۃ اسم الاواحدۃً)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے سے اس کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور وہ مجھے ایک جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت (یعنی مقرب فرشتوں کی جماعت) میں اسے یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں، اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک بام (یعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر) اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ و یحذرکم اللہ نفسہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے اس وقت تک ساتھ ہوتا ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرتا رہے اور جب تک میری یاد سے اس کے ہونٹ ہلتے رہیں۔

(بخاری کتاب التوحید قول اللہ تعالیٰ لاتحرک بہ لسانک)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو خدائے رحمان کو بہت زیادہ پسند ہیں۔ زبان پر بہت ہلکے ہیں یعنی زبان سے ادائیگی میں بہت آسان ہیں۔ وزن میں بہت بھاری ہیں (یعنی خدائے بزرگ و برتر کے دربار میں جب اعمال کا وزن ہو گا) وہ دو کلمے یہ ہیں۔

سبحان اللّٰہ و بحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم۔

(صحیح بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ ونفع الموازین القسط)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے سبحان اللہ (۔)‘‘

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 208)

اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے بڑی عظمت والا ہے۔ اے اللہ محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر بڑی رحمتیں اور برکات نازل فرما۔

حضرت عبداللہ بن بُسرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اسلام کے احکام بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ مجھے ایسی چیز بتائیے کہ وہ میں کرتا رہوں آپؐ نے فرمایا تمہاری زبان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تَر رہے۔

(ترمذی ابواب الدعوات ماب جاء فی فضل الذکر)

میرے آقا ومولا سیدنا حضرت اقدس محمد ﷺ کا بہترین نمونہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت ذکر الٰہی کرتے رہتے تھے۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابة)

سید ولد آدم وجہ تخلیق کائنات حضرت محمد ﷺ کا ہر لمحہ، ہر آن ہر وقت ذکر الٰہی میں صرف ہوتا تھا۔ ہر دن اور ہر رات یاد الٰہی میں بسر ہوتی تھی۔ میرے آقا ﷺ کی پاک زبان ہر لحظہ رب کعبہ کے ذکر سے تر رہتی تھی۔

یہاں پر ہم فرض نماز کی ادائیگی کے بعد ذکر الٰہی کے بارے میں اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کا نمونہ دیکھتے ہیں۔ جس نمونہ کو زندہ کرنے کا رب کعبہ نے قرآن کریم میں حکم دیا ہے ''تمہارے لئے محمد رسول اللہ ﷺ بہترین نمونہ ہیں'' یعنی اس پاک رسول ﷺ کے نمونہ کو زندہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تو آپؐ کا عام طور پر معمول تھا کہ سنتیں اور نوافل گھر میں ادا فرماتے تھے اور فرض نماز اللہ کے گھر میں جا کر باجماعت ادا فرماتے اور یہی حکم صحابہؓ کو بھی دیا کہ اپنی کچھ نمازیں (سنتیں اور نوافل) گھر میں ادا کیا کرو اور گھر کو قبرستان نہ بناؤ۔

جب کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پڑھے تو تھوڑی سی اپنے گھر کے لئے بھی اٹھا رکھے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز سے اس کے گھر میں بہتری کرے۔

تم اپنے گھروں میں نماز (سنتیں اور نوافل) پڑھو اس لئے کہ سوائے فرض نماز کے آدمی کی بہتر نماز وہی ہے جو گھر میں ادا ہو۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب استحباب صلوٰۃ النافلة فی بیتہ)

نماز کے بعد ذکر الٰہی

حضرت امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری میں کتاب الصلوٰۃ میں باب نمبر 545 کا نام الذکر بعد الصلوٰۃ رکھا ہے یعنی نماز کے بعد ذکر الٰہی اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ہماری اجتماعی نماز کے اغراض میں سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ انسان کے اندر ذکر الٰہی کی کیفیات دائمی طور پر پیدا ہوں۔ چنانچہ نماز فریضہ ختم ہونے کے بعد بھی قرآن کریم نے یہ ذکر جاری رکھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے۔ فرماتا ہے۔

پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے ہونے کی حالت میں بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں پر بھی۔ (النساء:104)

اس حوالے سے جب ہم اپنے محبوب آقاؐ کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سمرہ بن جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھ چکتے تو ہماری طرف منہ کر لیتے۔

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نماز پڑھا چکے تو آپؐ نے ہماری طرف منہ کر کے فرمایا لوگ تو نماز پڑھ چکے ہیں اور سو رہے ہیں اور تمہاری یہ حالت ہے کہ جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہے نماز ہی میں رہے۔

(بخاری کتاب الاذان باب یستقبل الامام الناس اذاسلم)

حضرت سمرہؓ بن جندب بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نماز پڑھ چکتے تو ہماری طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے آج رات تم میں سے کس نے خواب دیکھا؟ (حضرت سمرہؓ) کہتے تھے اگر کسی نے دیکھا ہوتا تو وہ بیان کرتا پھر جو اللہ چاہتا آپؐ تعبیر فرماتے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب 93)

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم یہ چاہتے کہ آپ کی داہنی طرف ہوں۔ آپؐ ہماری طرف منہ کرتے (یعنی سلام پھیرنے کے بعد اور قبلے کی طرف پیٹھ کرتے)۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الامام ینحرف بعد التسلیم)

ان روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ ہمیشہ نماز فریضہ کی ادائیگی کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوا کرتے تھے۔

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے اور کہتے۔

اللھم انت السلام (۔) ''یعنی اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور سلامتی عطا کرنے والا ہے اور تجھی سے سلامتی عطا ہوتی ہے اور اے بزرگی والے اور عزت والے تو بہت بڑی برکت والا ہے۔

ولیدؒ نے کہا کہ میں نے اوزاعیؒ سے پوچھا استغفار کیسا ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ آپؐ پڑھتے استغفر الله (۔) یعنی میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب مایقول الرجل اذاسلم)

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کے کاتب وراد سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے مجھ سے ایک خط لکھوایا جو حضرت امیر معاویہؓ کی طرف تھا۔ نبی کریم ﷺ ہر نماز فریضہ کے بعد کہا کرتے تھے۔

لااله الاالله (۔) اللهم لا مانع (۔)

(بخاری کتاب الاذان باب الذکر بعد الصلوٰۃ)

(مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعدالصلوٰۃ)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ واحد ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی بادشاہت ہے اور اس کی تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر بات پر بڑا ہی قادر ہے۔

اے اللہ کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جو تو روک دے۔ کسی صاحب حیثیت (مال، حسب ونسب وغیرہ) کو اس کی حیثیت تیرے مقابل پر فائدہ نہیں دے گی۔

حضرت ابوہریرہؓ کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس محتاج لوگ آئے اور انہوں نے کہا کہ دولت مند لوگ تو اموال کے ذریعے بلند درجے اور ہمیشہ کی نعمت لے گئے۔ جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی نماز پڑھتے ہیں۔ جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں۔ ان کے پاس مال بھی بڑھ کر ہیں جس کے ذریعہ سے وہ حج کرتے ہیں اور عمرہ کرتے ہیں اور جہاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ جس پر عمل کرو تو تم ان کو پا لو جو تم سے آگے نکل گئے اور پیچھے سے تم کو کوئی بھی نہ مل سکے اور تم ان سب لوگوں سے اچھے رہو۔ جن کے درمیان تم رہتے ہو۔ سوائے ان کے جو اس طرح کریں۔ ہر نماز کے بعد تم تینتیس دفعہ تسبیح وتحمید اور تکبیر سے ذکر الٰہی کیا کرو............ تینتیس بار سبحان الله کہا کرو، تینتیس بار الحمدلله اور چونتیس بار الله اکبر۔

(بخاری کتاب الاذان باب الذکر بعدالصلوٰۃ)

حضرت کعب بن عجرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز کے بعد کچھ تسبیحات ایسی ہیں کہ ان کا پڑھنے والا یا ان کا بجالانے والا ہر فرض نماز کے بعد۔ وہ کبھی (ثواب اور بلند درجوں سے) محروم نہیں ہوتا۔ تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمدلله اور چونتیس بار الله اکبر کہنا۔

(مسلم کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو اپنی انگلیوں پر تسبیح گنتے ہوئے دیکھا ہے۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب ماجاء فی عقدالتسبیح بالید)

حضرت معاذؓ بن جبل بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ خدا تعالیٰ کی قسم مجھے تم سے محبت ہے میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد یہ دعا چھوٹنے نہ پائے۔ اللھم اعنی ....

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی الاستغفار)

اے میرے اللہ میری مدد فرما کہ تیرا ذکر کروں۔ تیرا شکر ادا کروں اور عمدگی سے تیری عبادت بجا لاؤں۔

فرض نماز کے بعد تسبیحات کی ضرورت و اہمیت بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت حکیم خلیفۃ المسیح الاول 10/اپریل 1908ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

''نماز کے اختتام پر سلام پھیر کر معاً ہی حکم ہے کہ انسان کم از کم تین بار استغفار پڑھے اور حدیث میں تو یوں بھی آیا ہے کہ نماز کے بعد تینتیس بار سبحان الله تینتیس بار الحمدلله اور چونتیس بار الله اکبر پڑھے یہ بھی نماز کے بعد وظائف میں سے ایک ضروری وظیفہ ہے۔'' (خطبات نور صفحہ 325)

فریضہ نماز کی ادائیگی کے بعد ذکر الٰہی کی ضرورت و اہمیت بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

(۔) نے یہ بھی کہا ہے کہ ہر نماز کے بعد 33 دفعہ سبحان الله 33 دفعہ الحمدلله اور 34 دفعہ الله اکبر کہہ لیا کرو۔ مگر (۔) نے یہ بھی کہا ہے کہ مومن کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور وہ صرف 33 یا 34 دفعہ تسبیح وتحمید کرنے پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ بات بات پر وہ الحمدلله یا سبحان الله یا الله اکبر کہتے رہتے ہیں اور درحقیقت اگر غور سے کام لیا جائے تو یہ دونوں باتیں ہی ضروری تھیں کیونکہ عشق میں انسان کی دونوں حالتیں ہوتی ہیں۔

عشق میں ایک حالت تو وہ ہوتی ہے جب انسان اور کاموں سے فارغ ہو کر اپنے محبوب سے باتیں کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور عشق کی دوسری حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ خواہ اور کاموں میں مشغول رہے اس کا دل اپنے محبوب کی طرف ہی رہتا ہے۔ پس عشق دونوں باتوں کا تقاضا کرتا ہے۔ عشق یہ بھی چاہتا ہے کہ عاشق اپنے معشوق کے لئے اور کاموں سے فارغ ہو جائے اور عشق یہ بھی چاہتا ہے کہ عاشق اپنے معشوق کا ہر وقت ذکر کرتا رہے۔ پس چونکہ یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں۔ اس لئے دین نے بعض جگہ تسبیح وتحمید کی ایک معین مقدار بھی مقرر کر دی اور پھر یہ بھی کہہ دیا کہ مومن صرف اس تعداد پر انحصار نہیں رکھتے بلکہ وہ اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور ہر وقت ان کی زبانیں ذکر الٰہی سے تر رہتی ہیں۔ اس طرح یہ دونوں چیزیں مل کر ایک مومن کے عشق کو مکمل کرتی ہیں۔ اگر اسے یہی خیال آتا رہے کہ میں فلاں وقت میں ذکر کروں گا۔ آگے پیچھے نہیں کروں گا۔ تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ اپنے اوقات کو کلی طور پر خدا تعالیٰ کی یاد میں صرف کرنے کے لئے تیار نہیں، وہ اس بات کا منتظر رہتا ہے کہ مقررہ وقت آئے تو وہ ذکر کرے۔ حالانکہ مومن وہی ہے جو ہر حالت میں خدا تعالیٰ کو یاد رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کسی بزرگ کا یہ مقولہ سنایا کرتے تھے کہ ''دست درکار و دل بایار'' یعنی انسان کے ہاتھ تو کاموں میں مشغول ہونے چاہئیں لیکن اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اسی طرح ایک بزرگ کے متعلق مشہور ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ میں کتنی دفعہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں تو انہوں نے کہا کہ ''محبوب کا نام لینا اور پھر گن گن کر'' تو اصل ذکر وہی ہے جو ان گنت ہو۔ مگر ایک معین وقت مقرر کرنے

میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ انسان اس وقت اپنے محبوب کے لئے اور کاموں سے بالکل الگ ہو جاتا ہے اور چونکہ یہ دونوں حالتیں ضروری ہیں۔ اس لئے صحیح طریق یہی ہے کہ معین رنگ میں بھی ذکر الٰہی کیا جائے اور غیر معین طور پر بھی اٹھتے بیٹھتے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے اور اس کے فضلوں اور احسانات کا بار بار ذکر کیا جائے۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 308-309)

ہر وقت ذکر الٰہی کرتے رہنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 8 فروری 2008ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ اپنی نمازیں سنواریں، فرائض پورے کریں اور پھر نوافل کی طرف توجہ دیں۔ کیونکہ یہ دعائیں اور عبادتیں ہی ہیں جنہوں نے ہمارے مقاصد کے حصول میں ہماری مدد کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانیں تر رکھیں اور زبانیں تر رکھنے سے ہی ہماری فتوحات کے دروازے کھلنے ہیں۔ انشاء اللہ

(الفضل انٹرنیشنل 29 فروری 2008ء ص8)

ذکر الٰہی کی اصل غرض بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”اصل غرض ذکر الٰہی سے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے اور اسے اپنے سامنے دیکھتا رہے اس طریق پر وہ گناہوں سے بچتا رہے گا۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک تاجر نے ستر ہزار کا سودا لیا اور ستر ہزار کا دیا۔ مگر وہ ایک آن بھی خدا سے جدا نہیں ہوا۔ پس یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت فرمایا ہے۔ لا تلھیھم (۔) (النور:38) جب دل خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہاں سے الگ ہوتا ہی نہیں۔ اس کی ایک کیفیت اس طریق پر سمجھ میں آ سکتی ہے۔ کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جائے، کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دل اور دھیان اسی بچہ میں رہے گا۔ اسی طرح پر جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں۔ وہ کسی حالت میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ صوفی کہتے ہیں کہ عام لوگوں کے رونے میں اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے۔ وہ بھی تسبیحات ہی ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عشق اور محبت میں رنگین ہوتا ہے۔ یہی مفہوم اور غرض (۔) کی ہے کہ وہ آستانہ الوہیت پر اپنا سر رکھ دیتا ہے۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 15)

حضرت مسیح موعود ذکر الٰہی کی برکات بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں۔

”وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اپنے پہلوؤں کے بل بھی۔“ (آل عمران: 192) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دوسرا پہلو بیان کیا ہے کہ اولوالالباب اور عقل سلیم بھی وہی رکھتے ہیں جو اللہ جل شانہٗ کا ذکر اٹھتے بیٹھتے کرتے ہیں۔ یہ گمان نہ کرنا چاہئے کہ عقل و دانش ایسی چیزیں ہیں جو یونہی حاصل ہو سکتی ہیں۔ نہیں بلکہ سچی فراست اور سچی دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔“ (ملفوظات جلد اول صفحہ 41)

اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت کے حصول کے لئے اعلیٰ ترقیات کے حصول کے لئے اور سیدنا حضرت اقدس محمد عربی ﷺ کی عظمت لوگوں کے دلوں میں قائم کرنے کے لئے اور خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا پرچم پوری دنیا میں گاڑنے کے لئے اور ظلمت و تاریکی کو دنیا سے مٹانے کے لئے حضرت مسیح موعود کے قدم بقدم چلتے ہوئے اور خلافت احمدیہ کے سائے تلے ہمیں اپنی زبانوں کو ہر وقت ذکر الٰہی سے تر رکھنا چاہئے تا ہمیں وہ نور فراست عطا ہو جو شیطان کی حکومت کو دنیا سے کلیۃً مٹا کر رکھ دے۔

ذکر خدا پہ زور دے، ظلمتِ دل مٹائے جا
گوہر شب چراغ بن، دُنیا میں جگمگائے جا

☆......☆......☆

درخواست دعا

مکرمہ ہومیو ڈاکٹر صادقہ نثار صاحبہ جوہر ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں کہ میرے خاوند مکرم نثار احمد صاحب شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم سید اقبال محمود صاحب KDA سکیم کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم میجر (ر) سید محمود احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید غلام حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 24 اگست 2009ء (2/رمضان) کو بعمر 98 سال کراچی میں انتقال کر گئے۔ آپ کی نماز جنازہ 28/اگست 2009ء کو بیت الہادی گلستان جوہر کراچی میں مکرم چوہدری محمد ادریس صاحب صدر گلشن عمیر کراچی نے پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم افتخار اے خان صاحب دہلوی سابق صدر گلشن عمیر کراچی نے دعا کروائی۔ مرحوم نے چار بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ آپ نے تمام عمر سلسلہ احمدیہ اور خلافت سے قریبی تعلق رکھا آپ نے جماعت کی پانچوں خلافتیں دیکھیں۔ مختلف عہدوں پر خدمات دینیہ کی توفیق پائی۔ مرحوم نے وقف عارضی کے دوران بدین میں خدمات انجام دیں۔ بحیثیت ایک فوجی افسر جنگ عظیم دوئم میں حصہ لیا اور برما فرنٹ پر تعینات رہے۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد کراچی ڈویلپمنٹ اتھارٹی (K.D.A) میں بطور ایڈمنسٹریٹو آفیسر کام کیا۔ حکومت پاکستان نے جانفشانی اور ایمانداری سے فرائض کی ادائیگی کے صلے میں آپ کو گولڈ میڈل سے نوازا۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین کا درجہ عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل ناظرہ قرآن کریم

مکرمہ ہومیو ڈاکٹر صادقہ نثار صاحبہ جوہر ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے پیارے نواسے عزیزم سید فہد فاروق نے 7 سال کی عمر میں ناظرہ قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اسے قرآن کریم اس کی والدہ مکرمہ سمیرا فاروق صاحبہ نے مکمل کروایا ہے۔ موصوف مکرم سید منور شاہ صاحب کا پوتا اور مکرم نثار احمد صاحب جوہر ٹاؤن لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے بچے کو قرآنی علوم و معارف سے وافر حصہ عطا کرے۔ آمین

ولادت

مکرم ناصر علی خان صاحب شکور پارک ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی بیٹی مکرمہ طلعت جہاں محسن صاحبہ اہلیہ مکرم محمد محسن صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 17/اکتوبر 2009ء کو پہلے بیٹے محمد روحان سے نوازا ہے۔ بچہ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب آف راجگڑھ لاہور کا پوتا ہے جو کہ حضرت چوہدری اللہ بخش صاحب سٹیم پریس قادیان رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، خادم دین، جماعت کیلئے مفید وجود اور والدین کیلئے باعث برکت و رحمت بنائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

Bata کمپنی کو ویب ڈویلپر، گرافک ڈیزائنر، ریجنل مینیجر، ایریا مینیجر وغیرہ درکار ہیں۔ اپنی درخواستیں hrd@batapk.com پر 30/اکتوبر 2009ء تک بھجوائی جاسکتی ہیں۔

PIA کو فلائیٹ آپریشن آفیسر درکار ہے۔ رابطہ کے لئے www.piac.com.pk

IBL کو مارکیٹنگ مینیجر، بزنس مینیجر، ایسوسی ایٹ بزنس مینیجر اور بزنس اکاؤنٹنٹ درکار ہیں۔ درخواستیں 15 روز کے اندر shakeel@iblgrp.com پر بھجوائی جاسکتی ہیں۔

برٹش کونسل سنٹرل اینڈ ساؤتھ ایشیاء کو ووکیشنل ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ ریجنل پراجیکٹ مینیجر درکار ہے۔

تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے 18/اکتوبر 2009ء کا اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

ولادت

مکرم اکرام احمد صاحب بھٹی نصیر آباد سلطان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میری ہمشیرہ مکرمہ صبیحہ عامر صاحبہ اہلیہ مکرم عامر محمود صاحب کراچی کو مورخہ 21/اگست 2009ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام خاقان محمود عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم بشارت احمد صاحب آف کراچی کا پوتا اور مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم میاں عمر سمیع صاحب سمیع سٹیل لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم میاں عبدالسمیع صاحب گزشتہ ایک ماہ سے بوجہ شوگر علیل ہیں اور فاطمہ میموریل ہسپتال شادمان لاہور میں زیر علاج ہیں۔ کمزوری کافی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو معجزانہ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا کرے۔ آمین

مکرم جمشید منور صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ رضوانہ منور صاحبہ دارالیمن شرقی گردوں میں خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ عیدالفطر سے قبل ایک گردہ نکال دیا گیا تھا اور دوسرا بھی معمولی سا کام کر رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی والی لمبی عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم نعمت اللہ صاحب قریشی فیصل ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ کوکب مدثر صاحبہ اہلیہ مکرم ملک مدثر احمد صاحب آرکیٹیکٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 25 ستمبر 2009ء کو بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سبیکہ احمد نام عطا فرمایا ہے بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی بہت کمزور ہے۔ ماں اور بچی کی مکمل صحت و تندرستی درازی عمر، نیک اور خادمہ دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

اٹک میں خودکش کار بم دھماکہ، 7افراد جاں بحق

اٹک میں کامرہ، جی ٹی روڈ پر ایک چیک پوسٹ کے قریب خودکش کار بم دھماکہ ہوا جس میں 2 سکیورٹی اہلکاروں سمیت 7/افراد ہلاک اور 12 زخمی ہوگئے۔ دھماکے میں 6 سے 7 اہلکار زخمی ہوئے جنہیں پاکستان ایرونائیکل کمپلیکس ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

اسلام آباد فوجی گاڑی پر فائرنگ، بریگیڈئیر ڈرائیور سمیت جاں بحق

وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں تھانہ شالیمار کے علاقہ جی الیون ٹو میں دو موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے پاک فوج کی گاڑی پر فائرنگ کر دی جس سے اس میں سوار بریگیڈئیر معین الدین احمد اپنے ڈرائیور حوالدار اصغر سمیت جاں بحق ہوگئے جبکہ ان کا گن مین لانس نائیک صابر شدید زخمی ہوگیا۔ گاڑی پر 50 سے زائد گولیاں فائر کی گئیں۔ آئی جی اسلام آباد سید کلیم امام کے مطابق یہ واقعہ ٹارگٹ کلنگ بھی ہوسکتا ہے۔ حملہ آوروں کی عمریں 22 سے 25 سال ہیں۔

چینی 38 سے 40 روپے فی کلو فروخت کرنے کا حکم

سپریم کورٹ نے 38 سے 40 روپے فی کلو کی قیمت پر صارفین کو چینی کی فراہمی کا حکم دیتے ہوئے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو چینی کی فروخت کیلئے فارمولا اور نظام مرتب کر کے عدالت میں پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔ عدالت نے کہا کہ ہمارا 70 فیصد چینی حاصل کرنے والی صنعتوں سے تعلق نہیں جبکہ 30 فیصد چینی حاصل کرنے والے عام صارفین کو عدالتی احکامات پر چینی کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔

جنوبی وزیرستان آپریشن پر مزید 24 شدت پسند ہلاک، 2اہلکار جاں بحق

جنوبی وزیرستان میں جاری آپریشن کے دوران مزید 24 شدت پسندوں کو ہلاک کر دیا گیا جبکہ 2 سکیورٹی اہلکار بھی جاں بحق اور 4 زخمی ہوگئے۔ دوسری جانب سوات میں شدت پسند کمانڈر اقبال الیاس ہلاک ہوگیا اور بھاری اسلحہ برآمد کرلیا گیا۔ 2 شدت پسندوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور 9 مشتبہ افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔

گیس کمپنیوں کا یکم جنوری سے قیمتوں میں 27 فیصد اضافے کا مطالبہ

سوئی ناردرن اور سوئی سدرن گیس کمپنیوں نے گیس کی قیمتوں میں یکم جنوری سے گیس کی قیمتوں میں 27 فیصد فی ایم ایم بی ٹی یو اضافہ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس ضمن میں کمپنیوں نے سمری اوگرا کو ارسال کر دی ہے۔ سوئی ناردرن کی 65. 79 روپے اور سدرن کمپنی کی 57.22 روپے تک فی ایم ایم بی ٹی یو اضافہ کیلئے اوگرا کو درخواست کی گئی ہے۔

پنجاب اور شمالی علاقہ جات میں زلزلے کے شدید جھٹکے

23/اکتوبر 2009ء کو رات 2 بجے کے قریب زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ شمالی علاقہ جات اور پنجاب کے تمام علاقے میں لوگ گھبراہٹ سے گھروں سے باہر نکل آئے۔ ریکٹر سکیل پر زلزلے کی شدت 6.5 ریکارڈ کی گئی۔ کوہ ہندوکش افغانستان زلزلے کا مرکزی سنٹر تھا۔ پاکستان میں مختلف جگہوں پر زلزلے کی وجہ سے 5/افراد کے جاں بحق ہونے کی اطلاعات ہیں۔

ایڈز کیا ہے؟

اس وقت جو بیماری AIDS کے نام سے دنیا میں نمودار ہوئی ہے۔ (یہ ایک مخفف ہے Acquired Immunity deficiency syndrome یہ بھی ایک طرح کا طاعون ہی ہے۔ اور اسی طرح موت کی تباہی پھیلا رہا ہے۔ اس میں مریض کی قوت مدافعت بالکل ختم ہوجاتی ہے۔ یعنی ایسے مریض کو اگر معمولی بیماری پیچش کھانسی بخار وغیرہ ہو جائے تو اس مریض کی موت واقع ہوسکتی ہے۔ فی الحال دنیائے سائنس اس کا علاج دریافت کرنے سے قاصر ہے۔ موت، بیچارگی اور بے بسی کے ہاتھوں مجبور انسان نے اگر آج بھی مولائے حقیقی کے سامنے عاجزی سے سر نہ جھکایا تو خدائے واحد وقہار انسان پر جو آفت اور وبا نازل کرے گا اس کے خیال سے بھی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ آیئے مالک حقیقی کے سامنے سچے دل سے سر بہ سجدہ ہو کر انسان کی بہتری کی دعا مانگیں اور آج کے بعد جو بچے بچیاں ڈاکٹر بنیں وہ AIDS کا علاج دریافت کرلیں اور ہمدردی انسان کا سہرا ان کے سروں پر بندھے۔ آمین۔

مجسمہ ساز۔ ہنری مور

30 جولائی 1898ء کو بیسویں صدی کا سب سے بڑا مجسمہ ساز ہنری مور یارک شائر کے مقام پر پیدا ہوا تھا۔ وہ کان کن کا بیٹا تھا۔ پہلی جنگ عظیم میں فوجی خدمات انجام دینے کے بعد Leads میں آرٹ کی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ بعد میں لندن میں آرٹ کی تعلیم حاصل کی اور برٹش میوزیم میں Azlee دور کے مجسموں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ تاہم 1925ء میں اٹلی کے ایک مطالعاتی دورے کے بعد وہ نشاۃ ثانیہ (Renaissance) دور کے فن مجسمہ سازی سے بہت متاثر ہوا اور اس نے خود بھی مجسمہ سازی شروع کردی۔ 1929ء میں اس نے پہلی Reclining Figure بنائی۔ اس موضوع پر اس نے مزید بہت کام کیا اور اس موضوع پر لاتعداد مجسمے بنائے۔

اس نے لکڑی، کانسی، تانبہ اور پتھر، سبھی عناصر کو مجسمہ سازی کے لئے استعمال کیا۔ 1950ء کی دہائی میں اس نے دو حصوں اور بعد ازاں تین حصوں پر مشتمل مجسمے بنانے شروع کئے اور ان حصوں کی کمپوزیشن سے نئے معنی پیدا کئے۔

مور، مجسموں میں Life Spirit پیدا کرنے کا علمبردار ہے۔ وہ سمجھتا تھا کہ قرون وسطیٰ کے مجسموں میں فقط Life Spirit کی کمی ہوتی تھی۔

اس نے Family Group کے بھی چھ مجسمے بنائے اس سلسلے میں اس نے 1943ء میں اپنا مشہور مجسمہ Madonna and Child اور 1952-53ء میں A King and Queen بنائے۔ جو Modern Art کے شاہکاروں میں شمار ہوتے ہیں۔ 1956ء میں اس نے عمودی اجزاء پر مشتمل ایک کمپوزیشن Upright Matiness کے نام سے بنائی۔

1978ء میں اس کی 80ویں سالگرہ کے موقع پر لندن کی آرٹ گیلری اور ہائیڈ پارک میں اسی ڈرائنگز اور مجسموں کی نمائش منعقد ہوئی۔ 31/اگست 1986ء کو اس عظیم مجسمہ ساز کا انتقال ہوگیا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 24۔اکتوبر

طلوع فجر	5:51
طلوع آفتاب	7:16
زوال آفتاب	12:53
غروب آفتاب	6:29

عطیہ خون۔ خدمت بھی اور عبادت بھی

حب مفید اٹھرا اٹھرا کے مریضوں کیلئے مجرب نسخہ
اس اہم نسخہ کی تھوک اور پرچون کی خریداری کیلئے رجوع فرمائیں
حکیم منور احمد عزیز دارالفتوح گلی نمبر 1 ربوہ
0476214029
03346201283

پرانے مریضوں کا نیا علاج
ADVANCED Homoeopathy
For Training/Treatment
بانی ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد ربوہ
0334-6372030

LEARN German LANGUAGE
By
German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، صفیان احمد انصاری
0345-4866677
0333-6708024
042-5054243
7418584
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
نزد احمد فیبرکس

FD-10

خوشخبری مغل بینکوئیٹ ہال ٹینٹ سروس کی سہولت بھی دستیاب ہے
ربوہ کا جدید خوبصورت معیاری ایئر کنڈیشنر ہال جہاں آپ کو معیاری کھانوں اور معیاری سروس کی ضمانت دی جاتی ہے۔ تیز پکی پکائی دیگیں بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں۔
پروپرائٹر: محمد عظیم احمد مغل بینکوئیٹ ہال 3/1 فیکٹری ایریا ربوہ 047-6211412-0333-6716317

www.enlivensolution.com
MOODY INTERNATIONAL
UKAS
enliven
Solutions
Architecture I Interior I Furniture
7 - 2nd Floor Commercial Area Cavalry Ground Lahore Cantt.
Tel:+9242 6610114-115, 0321 8487933 live@enlivensolution.com